Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۲ آنہ

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۲ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۸

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت

کوئٹہ سے اطلاع ملی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اور خاندان نبوت میں خیریت ہے۔

خاکسار محمد یوسف (پرائیویٹ سیکرٹری)

فارموسا کے لوگ طبعاً چینیوں کو ناپسند کرتے ہیں

فوجوں کی وفاداری متزلزل ہونے لگی

کانٹون ۲۱ جولائی۔ جوں جوں کانٹون میں صورت حالات نازک ہوتی جا رہی ہے آخری مزاحمت کے لئے فارموسا کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ فوجی اس جزیرے میں لائے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پانچ لاکھ کے قریب پناہ گزینوں نے آکر جزیرے کی آبادی میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ جس سے فارموسا کی اندرونی معیشت صورت حالات کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے علاوہ فارموسا کے لوگوں کی نیشنلسٹوں سے دن بدن ہمدردیاں کم ہو رہی ہیں۔ ضروریات زندگی کی قیمتیں بڑھ جانے سے گذر اوقات نہایت ہی مشکل ہو گئی ہے ویسے بھی فارموسا کے لوگ طبعاً چینیوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس قسم پریشانیوں اور افراتفری سے نیشنلسٹوں کی دفاعی تجاویز کو سخت دھچکا پہنچنے کا احتمال ہے۔ قریبی حلقوں کا یقین ہے کہ فوجیوں کی وفاداری متزلزل ہونے والی ہے اور جوں جوں کمیونسٹوں کی گرفت سخت ہو رہی جا رہی ہے۔ شک کیا جا رہا ہے کہ فارموسا میں مقیم بعض فوجوں کی وفاداری بدستور نہ رہ سکیگی۔ (اسٹار)

اس میں ہرگز کوئی صداقت نہیں

ہانگ کانگ ۲۱ جولائی۔ تبت میں مقیم چینیوں کے نمائندے کی اطلاع کی بنا پر نیشنلسٹ حکومت کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ تبت میں کمیونسٹوں کی بغاوت پھوٹنے کی جو خبر اڑائی گئی تھی اس میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ (ڈاسٹار)

تار اور ڈاک کے ورکشاپ پر

ایک لاکھ مزید خرچ ہوگا

لاہور ۲۱ جولائی۔ پاکستان پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کے شعبے نے لاہور میں تار کا ایک ورکشاپ پر ایک لاکھ روپے مزید خرچ کرنے کی منظوری دیدی ہے اس ورکشاپ نے حال ہی میں کام کرنا شروع کیا ہے یہ ورکشاپ جو پاکستان بھر میں اپنی نوعیت کا واحد صنعتی ادارہ ہے تار اور ڈاک کے شعبوں کے لئے تمام اشیاء تیار کیا کرے گا۔ اسی قسم کا ایک اور ورکشاپ مستقبل قریب میں ہی کراچی میں بھی کھولنے کی تجویز زیر غور ہے۔ (ڈاسٹار)

کشمیر

کراچی ۲۱ جولائی۔ آج اتحادی فوجوں کے کشمیر کمیشن کی فوجی سب کمیٹی کے نمائندے نے پاکستان کے فوجی نمائندوں سے ایک گھنٹہ تک رسمی بات چیت کی اس بات چیت میں انہوں نے کشمیر میں عارضی صلح کی شرائط کی حد میں کچھ رد و بدل کرنے کی تجاویز پیش کیں معلوم ہوا کہ ان تجویزوں پر تفصیلی طور پر غور کرنے کے بعد پاکستانی وفد نے اپنا جواب صدر سب کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے کہ صدر مذکور کل انہی جوابات کی روشنی میں ہندوستان کے ۲۴ فوجی نمائندوں سے بات چیت کریں گے آج سب کمیٹی کے ساتھ ہندوستان و پاکستان کے فوجی نمائندوں کا مشترکہ اجلاس منعقد نہ ہو سکا۔ البتہ کل ہوگا۔

عرب گڈریوں پر حملہ

عمان ۲۱ جولائی۔ ضلع ہیبرون میں دہاریہ کے قریب بدھ کو چند یہودی سپاہیوں نے عرب گڈریوں پر حملہ کیا۔ اس حملے میں دو عرب جاں بحق ہو گئے اور متعدد مویشی چرا لئے گئے۔

عرب لیگ اپنا نمائندہ بھیجیگی

اسکندریہ ۲۱ جولائی۔ بیروت میں یو۔ این۔ او کی سوشل مطالعہ کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ عرب لیگ اس میں اپنا ایک نمائندہ بھیجے گی اس امر کا اعلان کل عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے کیا۔

---

۴ بجی سوچی گئیں مجلس عاملہ کا دوسرا اجلاس عید کے بعد منعقد ہوگا۔ جس میں مجوزہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی تجویز پر تفصیلی بحث ہوگی۔

پاکستان اور افغانستان کے وفود کا بمباری والے مقام کا معائنہ

مشترکہ تحقیقات چار گھنٹے تک جاری رہی

کابل ۲۱ جولائی۔ آج پاکستان و افغانستان کے وفود مغل زئی نامی اس مقام پر پہنچے۔ جہاں افغانستان کے الزام کے مطابق پچھلے ماہ پاکستانی طیاروں نے بم گرائے تھے یاد رہے کہ اس مشترکہ تحقیقات میں پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے رکن مواصلات اور مغربی پنجاب کے آئندہ گورنر سردار عبدالرب نشتر فرما رہے ہیں۔ پاکستانی وفد کابل سے کوئی آٹھ بجے کے قریب روانہ ہو کر خوست پہنچا۔ افغانستان کا یہ صوبہ شمالی وزیرستان کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ خوست کے ہوائی اڈے پر صوبائی چیف کمشنر اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کا استقبال کیا اس کے بعد دونوں وفد ایک بجے کے قریب جیپ اور گھوڑوں پر مغل زئی کے لئے روانہ ہوئے۔ حادثے کی تحقیقات کوئی چار گھنٹے تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد پاکستانی وفد مغل زئی سے روانہ ہو کر خوست آگیا۔ جہاں رات بھر قیام کیا۔

صوبائی لیگ کے نئے پروگرام پر غور

لاہور ۲۱ جولائی۔ صوبائی مسلم لیگ مجلس عاملہ اور شہروں و ضلع مسلم لیگیوں کے صدروں کا ایک غیر معمولی اجلاس آج لاہور میں صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولوی عبدالباری کی صدارت میں شروع ہوا یہ اجلاس ۵ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور اس میں صوبے کی تازہ ترین پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا یقین کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس صوبائی لیگ کے آئندہ پروگرام پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ اور اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق تجویز میں

مہاجر اساتذہ کے حسابات کی فہرستوں کی پڑتال ہوگی

لاہور ۲۱ جولائی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ مغربی پنجاب نے ان مہاجر اساتذہ کے مواجبات کے حسابات کی فہرستیں وصول کی ہیں جو تقسیم سے پہلے مشرقی پنجاب کے میونسپل سکولوں میں ملازم تھے یہ فہرستیں متعلقہ اساتذہ کے پاس پڑتال کے لئے روانہ کی جا رہی ہیں۔ انہیں کہا گیا ہے کہ ان فہرستوں کی صحت و درستی کے متعلق اگر انہیں کوئی اعتراضات ہوں تو بھیجیں۔ ایسے اعتراضات حکومت مشرقی پنجاب کے سامنے رکھے جائینگے۔ تاکہ ان کا ازالہ ہو سکے اور اس کے بعد متعلقہ اشخاص کو روپیہ کی ادائیگی کا بندوبست کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر [illegible] ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ "جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔"

(بدر ۷ راکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہے

فدیہ کے ذکر پر فرمایا "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔"

(بدر ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

ہر رمضان میں کسی ایک روحانی کمزوری کو دور کرنیکا عہد کرنا چاہیئے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق یہ عہد کر لیا کرے۔ کہ آئندہ اس سے بچوں گا۔ اور پھر اپنی کوشش کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہو جائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے۔"

(الفضل ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء)

قرار دادِ تعزیّت

جماعت احمدیہ آبادان کا ایک غیر معمولی جلسہ بتاریخ ۱۵ جولائی سنہ ۴۹ء کو منعقد ہوا۔ جس میں سب دوستوں نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق رائے پاس ہوئی:۔

یہ جماعت حضرت مستری خیر الدین صاحب کی وفات پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ ان کے پسماندگان کو صبر عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو توفیق دے کہ وہ مرحوم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور مستری صاحب کو بلند مقام عطا کرے آمین

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس کی نقول مکرم مولوی صدر الدین صاحب فاضل اور مولوی عبد المنان صاحب نیز الفضل کو برائے اشاعت بھیجی جائیں۔ خاکسار محمد رفیق جنرل سیکرٹری آبادان ایران

گلاسگو میں تبلیغ اسلام ـــــ انگریز مبلغ اسلام کی مساعی

(رپورٹ از مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسلام گلاسگو سکاٹ لینڈ)

مؤرخہ یکم جولائی کی شام کو گلاسگو میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے "قرآن و بائیبل" کے موضوع پر تقریر کی مسٹر عبد الحق پنڈر (سکاچ احمدی بھائی جنہوں نے چند ماہ ہوئے احمدیت قبول کی تھی) نے صدارت کی۔ اجلاس کی حاضری معقول تھی اور سامعین میں عیسائی اور مسلمان اشخاص قریباً برابر تعداد میں موجود تھے۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ بالخصوص عیسائی حضرات کی طرف سے بہت سے سوالات کئے گئے۔ ایک صاحب نے جو انڈین آرمی میں آفیسر رہ چکے تھے اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ کہ اس قسم کی میٹنگیں منعقد کی جائیں۔ اگلے روز یہ صاحب میری رہائش گاہ پر آئے اور مشن کے کام کے متعلق مزید معلومات حاصل کیں۔ میٹنگ کے خاتمہ پر متعدد کتب لوگوں نے خرید کیں۔ ارادہ ہے کہ ان میٹنگوں کو جاری رکھا جائے وما توفیقنا الا باللہ ہر ماہ ایک اجلاس کے علاوہ سکاٹ لینڈ کے دوسرے شہروں میں بھی درمیانی وقت میں اجلاس منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ احباب سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

قادیان خط لکھتے ہوئے پتہ احتیاط سے لکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

امیر جماعت احمدیہ قادیان مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت کنج بہاری لال نے قادیان میں ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے اور وہ یہ کہ مقامی ڈاکخانہ میں اس نے اپنا پتہ اس طرح رجسٹر کرایا ہے کہ:۔

"کنج بہاری لال امیر جماعت قادیان"

اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ جو ڈاک امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام جائے وہ اس کے پاس پہونچ جایا کرے۔ اور یہ شرارت اس سے کرائی گئی ہے اس لئے دوستوں کی اطلاع اور ہدایت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ قادیان میں کوئی خط محض "امیر جماعت قادیان" کا پتہ لکھ کر نہ بھیجا جائے۔ بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ صرف "امیر جماعت احمدیہ قادیان" بھی نہ لکھا جائے۔ بلکہ اس کے ساتھ امیر کا نام، یعنی "مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل" بھی ضرور لکھا جائے۔

اسی طرح صدر انجمن احمدیہ قادیان کے باقی عہدہ داروں کے نام بھی خط لکھتے ہوئے صرف عہدہ نہ لکھا جائے۔ بلکہ نام بھی ساتھ ضرور درج کیا جائے۔ مثلاً صرف ناظر امور عامہ قادیان نہ لکھا جائے بلکہ مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان لکھا جائے۔ خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۰/۷/۴۹

الدال علی الخیر کفاعلہ

"الدال علی الخیر کفاعلہ" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ دوسروں کو کسی نیکی کی طرف توجہ دلانا۔ انسان کو اسی قدر ثواب کا موجب بن سکتا ہے جس قدر اس نیکی کے کرنے والے کے نام خدائی کتاب میں لکھا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس اصول کے مطابق اپنے حلقہ احباب کے سامنے بار بار سلسلہ کی تحریکات کو پیش کرتے رہنا چاہیئے۔

اس زمانہ میں جس طرح مسلمان دوسرے فریضوں سے غافل ہو چکے ہیں اور بہت سی خلاف شرع رسوم اختیار کر لی ہیں زکوٰۃ بھی ترک کر چکے ہیں اور دولت کے کم ہونے کے اندیشہ سے انہوں نے زکوٰۃ دینی چھوڑ دی ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ان سے ایسی دولت چھینی کہ اب دنیا میں سب سے زیادہ مفلس قوم اگر کوئی ہے تو وہ مسلمان ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون"

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دو گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم کرنے والے نہیں بلکہ بڑھانے والے ہیں۔

چونکہ احمدی جماعت کا بھی اکثر حصہ عام مسلمانوں سے ہی آیا ہے۔ اس لئے بعض احمدی احباب زکوٰۃ کی ادائیگی میں وہ چستی نہیں دکھاتے جو کہ ہونی چاہیئے۔ پس چونکہ فریضہ زکوٰۃ کی طرف افسوسناک کوتاہی ہے۔ اس لئے احباب کو اپنے حلقہ میں اس فریضہ کی اہمیت۔ خدا تعالےٰ کے کلام۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں پیش کر کے دوستوں سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف توجہ فرمائیں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ احباب جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر اپنے فریضہ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ نظارت بیت المال

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۲ جولائی کو جمعۃ الوداع کی وجہ سے پریس بند ہے۔ اس لئے ۲۳ جولائی کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ مینیجر الفضل

روزنامہ ـــ الفضل ـــ لاہور
۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء

اسلام کی حقیقی طاقت اس کی تعلیم ہے

اسلام اللہ تعالےٰ کا مقرر کردہ اور پسندیدہ دین ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ کہ ہم نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔ یہ کسی انسان کی ایجاد نہیں ہے۔ اور نہ کسی انسان کے ساتھ منسوب ہے۔ ہر مسلمان کا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن کریم کا لفظ لفظ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور اس میں کسی انسان کے خیالات کا دخل نہیں ہے بے شک نزول قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی ہوا ہے۔ اس میں آپکی ذاتی رائے کی ذرا بھی ملونی نہیں ہے۔ غیر مسلم اقوام اگرچہ شروع شروع میں اور اب بھی بعض وقت اسلام کو محمد صلعم کے نام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ اور بعض وقت نو تعلیم یافتہ مسلمان بھی نادانستگی کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے محمڈن وغیرہ کا لفظ استعمال کر جاتے ہیں۔ لیکن اب اس کی طرف سے رجحان کم ہو رہا ہے اور مستشرقین بھی محمڈنزم کی جگہ اب اسلام کا لفظ کثرت سے استعمال کرنے لگے ہیں۔ اس کی وجہ وہ تبلیغ ہے جو خاص طور پر جماعت احمدیہ مغربی ممالک اور امریکہ میں کر رہی ہے۔ الغرض مسلمان تو پہلے ہی دن سے عموماً لفظ اسلام پر مصر چلے آئے ہیں۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن کریم میں دین اسلام کو کسی شخص کے ساتھ منسوب نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کے نام میں بھی اس روح کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو اس کی تعلیم میں جاری و ساری ہے۔

اسلام ایک پُرمعنے لفظ ہے جس کا ایک واضح ترین مفہوم امن وامان بھی ہے۔ اگر ہم نبوت کے ابتدائی زمانہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ خود آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور شروع میں ایمان لانے والے مؤمنین نے اپنی بے نظیر قوت برداشت سے دشمنوں کے مظالم سہنے میں دنیا کا ریکارڈ مات کر دیا تھا۔ غلامان اسلام نے خاصکر مکی زندگی میں امن شکنی سے بچنے کے لئے کفار کی ایسی ایسی سفاکیاں اپنی جان پر سہی ہیں کہ آج بھی انکے حالات پڑھ کر آدمی کانپ اٹھتا ہے۔ بیشک تقریباً ہر نبی کے وقت مؤمنین کو ناقابل برداشت ظلم وستم سہنے پڑے ہیں۔ اور قربانیاں دینی پڑی ہیں۔ لیکن صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برابر شائد کسی زمانہ میں دین کے لئے قربانیاں نہیں دی گئیں۔ کئی سالوں تک لگاتار نہایت وحشیانہ قسم کے مظالم سہنے کے بعد جب اللہ تعالےٰ نے دیکھا۔ کہ اب حد ہو چکی ہے۔ اور پانی سر سے گزر گیا ہے۔ تو اس نے اپنے پاک بندوں کو ہجرت کی اجازت دی۔

ہجرت کی اجازت خود اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول امن کے قیام کو کتنی اہمیت دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ اگر چاہتا تو مؤمنین کو مکہ ہی میں رکھ کر اپنے فرشتوں سے ان کی اعانت فرماتا۔ اور اس پاک سرزمین میں جس کی بے حرمتی کفار کر رہے تھے کفار پر ان کے ہاتھ سے ہی ایسا عذاب نازل کرتا کہ وہ بالکل مٹ کر نسیاً منسیاً ہو جاتے۔ لیکن نہیں اللہ تعالےٰ نے ایسا نہ کیا۔ اور آخری حد تک کفار کو مہلت دی۔ اس حد تک کہ جب توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ جس طرح فرعون کے لئے غرق ہوتے وقت توبہ کا دروازہ بند ہو گیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کی لاش کو دنیا کی عبرت کے لئے باقی رکھ لیا تھا۔ اسی طرح جب اہل مکہ کی بدعنوانیاں اور سفاکیاں اپنی انتہا کو پہنچ چکیں۔ تو اس نے ان کو ایک اور موقعہ دیا۔ کہ شائد وہ سمجھ جائیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کے دین پر ایمان نہ لائیں۔ تو کم سے کم مؤمنین کو ہی نشانۂ ظلم وستم بنانے کا موقعہ ان سے چھین لیا جائے۔ اور وہ اسی طرح باز آجائیں۔ اس لئے اس نے مومنین اور سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی وطن مالوف سے ہجرت کرنے کی اجازت فرمائی اور وہ بھی اس طرح کہ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھروں سے نکل گئے۔ اور ایک غیر قوم کے ساتھ ایک غیر دیس میں جا کر فروکش ہو گئے۔ دراصل اللہ تعالےٰ نے کفار کو یہ بھی اپنی اصلاح کا ایک موقعہ دیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے اس کا کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور جو ظلم وستم کی عادت پڑ کر ان کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی۔ اس نے ان کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ بلکہ اس درندے کی طرح جس کے پنجوں سے شکار چھوٹ کر نکل گیا ہو۔ وہ اور بھی بپھر گئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں پر ظلم وستم کی شدت میں اور بھی ترقی کر لی۔ اور یہ منصوبہ پختہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو سکے اس نئے دین کا نام ونشان ہی مٹا کر دم لیں گے انہوں نے رواداری کے تمام قوانین کو نظرانداز کر دیا۔ اور محض اسلام کے لئے اپنے قومی اور رحمی رشتہ داروں کو ایذائیں دینے کی نئی نئی راہیں ایجاد کیں۔ یہاں تک کہ مؤمنین کے نئے وطن مدینۃ النبی میں بھی ان کو چین نہ لینے دیا۔ یہودیوں اور دیگر عربی قبائل کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ ملانے کی تگ ودو میں لگ گئے۔ تاکہ مؤمنین کی زندگی ان کے لئے دوبھر کر دی جائے۔

اسپر اللہ تعالےٰ نے جب دیکھا کہ کفار کو ان کے بدکرداری سے باز رکھنے کے لئے امن کے انتہائی ذرائع تمام کے تمام بے کار ثابت ہو چکے ہیں۔ تو جس طرح ایک ڈاکٹر دیکھتا ہے کہ اب اپریشن کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے مگر نافرمان انسانوں کو مٹانے کا ارادہ کر لیا اور مومنوں کو تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت دے دی۔ اور صاف صاف فرما دیا۔ کہ اب سوائے تلوار اٹھانے کے کوئی چارہ نہیں اس قوم پر میرا عذاب نازل ہونے کا وقت آگیا ہے۔ جو جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کی سزا مومنین کی تلواروں سے انہیں اس دنیا میں بھی دی جائے گی۔ اور قیامت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔

مومنین میں بڑے بڑے دل گردے والے شجاع اور بہادر مہاجرین اور انصار موجود تھے۔ ایسے لوگ جنہوں نے عرب کی بے اطمینان زندگی کے ماحول میں پرورش پائی تھی۔ جو ذرا ذرا سی بات پر تلوار نیام سے باہر نکال لینے کے عادی تھے۔ لیکن اسلام نے ان کو ایسا سلیم الطبع اور قوت برداشت کا حامل بنا دیا تھا کہ قرآن کریم میں ایسی آیات کثرت سے ملتی ہیں۔ جن میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت اور اس کے ثواب پر بالخصوص زور دیا گیا ہے۔

تلوار کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا حکم جن حالات میں دیا گیا تھا۔ ان کا مطالعہ کرنے اور ان شرائط کا مطالعہ کرنے سے جو اللہ تعالےٰ نے اس کے ساتھ لگا دی ہیں۔ ایک غیر جانبدار منصف مزاج غیر مسلم کو مجبوراً اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ ایسی "پاک جنگ" دنیا کے پردہ پر پہلے کبھی ہوئی تھی۔ اور نہ بعد میں اب تک شائد ہوئی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ یہ جنگ کن کے خلاف لڑی گئی تھی۔ یہ جنگ مجبوراً ان کے برخلاف لڑی گئی تھی۔ جنہوں نے مومنین پر کوئی طرز ستم آزمانے کی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ پھر اللہ تعالےٰ کے صریح وعید موجود تھے۔ کہ آخر ان کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ میں ایک فتح پانے والا انسان خواہ وہ کتنا ہی مہذب کیوں نہ ہو اپنے مفتوحین سے کیا سلوک کرتا ہے؟ دور جانے کی ضرورت نہیں گزشتہ عالمگیر جنگ مغرب کی مہذب ترین قوموں نے لڑی ہے۔ جس کے عواقب آپکے سامنے ہیں۔ اپنی قوم کے مفاد کے لئے لڑنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ ان قوموں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ مہذب ترین فاتح قومیں اپنے سلوک کا نتیجہ دیکھنا چاہتی ہیں تو اپنی پابندیاں اپنی مفتوحہ اقوام سے ہٹا کر چند ہی سال میں دیکھ سکتی ہیں۔ پھر خود فاتحین کے درمیان جو رسہ کشی ہو رہی ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ پر "لا تثریب علیکم الیوم" کہہ کر جو عظیم الشان رافت اور امن پسندی کا نمونہ دکھایا اس کا نتیجہ اس زمانے کی تاریخ پکار پکار کر بتلا رہی ہے۔ وہ جو جانی دشمن تھے وہ مومنین کے اس طرح بھائی بھائی بن گئے۔ کہ کوئی دیکھنے والا یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ ان میں کبھی اتنی دشمنی رہی ہوگی۔ ابوسفیان جنہوں نے ابوجہل کے بعد کفار کی قیادت سنبھالی تھی۔ اب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہلاتا ہے۔ اور اس کی بیوی جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کا جگر چبا ڈالا تھا مومنات میں داخل ہو گئی ہے۔ عکرمہؓ ابوجہل کی بجائے اب محمد رسول اللہ صلعم کا جان نثار بیٹا بن گیا ہے۔ کیوں؟ بے شک تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی گئی۔ مگر یہ اعجاز تلوار میں ہوتا تو آج ہر جاپانی اور ہر جرمن امریکہ اور برطانیہ کا جان نثار بیٹا بن جاتا۔ اگر مہذب قومیں اپنی تلوار کی حقیقی قوت آزمانا چاہتی ہیں۔ تو ان اقوام پر سے پابندیاں اٹھا کر آزما سکتی ہیں۔ بے شک امریکہ اور جاپان نے ایٹم بم سے جاپانیوں اور جرمنوں کے جسموں کو فتح کر لیا ہے مگر ان کے دل ان کی روحیں آج بھی اسی طرح دشمن اور باغی ہیں۔ جیسی کہ پہلے تھیں کیا اسکو فتح کہہ سکتے ہیں۔ فتح وہی تھی جو حضرت محمد رسول اللہ نے اپنے جانی دشمنوں پر اس روز حاصل کی تھی جب آپ نے مکہ میں داخل ہوتے ہی اعلان کر دیا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم بظاہر یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ اور چند الفاظ ہیں مگر ان الفاظ کی نشست وبناء وہ عظیم الشان خلق تھا۔ جس کا تجربہ مفتوحین نے اس "پاک جنگ" کے دوران "میں اور اس سے پہلے" "برداشت" کے دنوں میں کیا تھا۔ کیونکہ ان پر یہ حقیقت آئینہ ہو گئی تھی کہ اسلام خدا کی طرف سے امن کا پیغام لے کر آیا ہے اور انکا دشمن نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ہے۔ حق جب خنجر آزمانے پر مجبور ہوتا ہے۔ تو وہ اس میں بھی ہاتھ مارتا ہے۔ لیکن اسلام کی حقیقی فاتحانہ طاقت اس کی

فلسفۂ محبت

خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(۱)

(از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن)

تمہید

فیج اعوج کے علماء اور صوفیوں کی غلط فہمیوں میں سے ان کی ایک غلط فہمی یہ بھی ہے۔ کہ حقیقی محبت وہ ہوتی ہے۔ جس کی بنیاد فائدہ پر نہ ہو۔ اور بے غرض ہو۔ اس لئے ان لوگوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے بے غرض محبت کرنی چاہیئے۔ ذیل میں میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ ایسی محبت کا ہونا ناممکن ہے۔ اور نہ ایسی محبت دنیا میں پائی جاتی ہے۔ بفرضِ محال اگر ان لوگوں کی یہ تعلیم دنیا میں پھیل جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ صرف مُنہ سے خدا تعالےٰ کی محبت کے مدعی ہوں گے۔ دل سے نہیں۔ کیونکہ اس تعلیم کا دل سے تعلق نہیں۔ دراصل یہ لوگ انسان کا فائدہ نہیں چاہتے۔ بلکہ اپنی نافہمی سے بے غرض محبت کا ایک غلط فلسفہ پیش کرکے لوگوں کو خدا تعالےٰ سے دور کر رہے ہیں۔ ذیل کے ثبوتوں نے ان کے اس فلسفہ کو باطل کر دیا ہے اور خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کا نہایت صحیح اور حقیقی اور آسان رستہ جو انسانی فطرت اور شریعت اسلام کے عین مطابق ہے۔ پیش کیا ہے۔ ان لوگوں نے خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کو انسان کا اصل مدعا اور مقصد سمجھا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنا نتیجہ ہے خدا تعالےٰ سے فائدہ حاصل کرنے کا۔

حدیث شریف میں اس امت کے غلطی خوردہ صوفیوں اور علماء کے خیالات کی نسبت فیج اعوج کا لفظ آیا ہے۔ خدا تعالےٰ سے بے غرض اور بے فائدہ محبت کرنے کا خیال اسی فیج اعوج کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ لوگ وعظ و نصیحت کے وقت لوگوں کو خدا تعالےٰ سے محبت کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتاتے۔ کہ خدا تعالےٰ سے کس طرح محبت کی جائے۔ اور کیوں کی جائے۔ محض اس قدر کہہ دینا کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرو۔ کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بے فائدہ اور بے غرض محبت کرنا انسان کی سمجھ میں ہی نہیں آ سکتا۔ اور فائدہ کی بناء پر محبت کرنے کو ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے۔ فائدہ کی بناء پر بچے اور عورتیں اور ناخواندہ مرد بھی خدا تعالیٰ سے محبت کر سکتے ہیں۔

اب میں نمبروار دلائل کے ساتھ ثابت کرتا ہوں کہ بے غرض اور بے فائدہ محبت کرنا ناممکن ہے۔ اور یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ بے غرض محبت کرنے کا خیال کس طرح پیدا ہوا۔ اس کے علاوہ اس مضمون میں محبت کے متعلق بعض حقائق اور معارف بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اور محبت کے لغوی معنے اور اسکی تحقیقت بھی بتلائی گئی ہے قبل ازیں کہ نمبروار دلائل شروع کئے جائیں۔ اس بات کی تحقیقات کر لینی چاہیئے۔ کہ آیا دنیا میں بے غرض محبت کرنے کی کوئی مثال پائی جاتی ہے یا نہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ دنیا میں کل سات قسم کی محبت پائی جاتی ہے۔ اس کے سوا اور کسی قسم کی محبت نہیں پائی جاتی۔ اول بچے کی محبت ماں سے۔ دوم ماں کی محبت بچے سے۔ سوم مرد کی محبت عورت سے۔ چہارم انسان کی محبت مال سے۔ پنجم انسان کی محبت خدا سے۔ ششم خدا کی محبت انسان سے۔ ہفتم انسان کی محبت اپنے فائدے اور اپنی جان سے۔

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان محبتوں کی بنا غرض اور فائدہ پر ہے۔ یا بے غرضی پر سو (۱) اول: بچے کی محبت ماں سے یقیناً فائدہ کی بناء پر ہے۔ ثبوت یہ ہے۔ کہ پیدا ہوتے ہی بچہ ماں سے محبت نہیں کرتا۔ کیونکہ اسے ماں کی معرفت نہیں ہوتی۔ بلکہ رفتہ رفتہ جب اسے وجدانی اور طبعی طور پر اس بات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کہ یہ عورت میرے دکھوں کو دور کرنے والی اور دودھ دینے والی اور آرام دینے والی ہے۔ تب اس سے محبت کرتا ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ اگر وہی ماں خدانخواستہ پاگل ہو جائے۔ اور بچے کو بجائے آرام دینے کے دکھ دینا شروع کر دے تو بچہ اس سے نفرت کرے گا۔ اور اس کے قریب بھی نہ جائے گا۔ اور بجائے اپنی ماں کے اس دوسری عورت سے جو اسے لے لیگی۔ اور اسے دودھ پلائیگی۔ اور اس کے دکھ سکھ کا خیال رکھے گی۔ محبت کرے گا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ بچے کی محبت ماں سے بے غرض نہیں ہوتی۔ بلکہ فائدہ کی بناء پر ہوتی ہے۔ (۲) دوم: مرد کو عورت سے محبت بھی فائدہ کی بناء پر ہوتی ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ مرد بدصورت عورت سے محبت نہیں کرتا۔ بلکہ خوبصورت عورت سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ حُسنِ صورت سے مرد کو لذتِ حسِّ بصر حاصل ہوتی ہے۔ اور لذتِ حسِّ بصر یقیناً فائدہ ہے۔ پھر اگر عورت خواہ کتنی ہی خوبصورت ہو۔ لیکن اگر آتشک زدہ ہو۔ اور گلے سے نیچے تمام بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا ہو۔ تو اس سے ہرگز شادی نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ ڈرتا ہے۔ کہ کہیں وہ خود اس عورت کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ مرد کا عورت سے محبت کرنا فائدہ کی بناء پر ہے نہ کہ بے فائدہ اور بے غرض۔ اور اگر عورت خوبصورت نہ ہو۔ اور بیمار بھی نہ ہو۔ لیکن صاحب سیرت ہو۔ تو بھی مرد اس سے محبت کرے گا۔ لیکن یہ محبت بھی بے غرض اور بے فائدہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیرت صورت سے بھی زیادہ کارآمد ہے۔ چنانچہ مشہور شعر ہے ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

(۳) سوم: انسان کا مال سے محبت کرنا بھی ظاہر ہے۔ کہ فائدہ کے لئے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عام طور پر مال کو ہی تمام فائدوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مشہور شعر ہے:۔

اے زر تو خدا نۂ و لیکن بخدا
ستّار العیوبی و قاضی الحاجاتی

اور اگر کوئی مال سے فائدہ حاصل نہ کرے۔ بلکہ زمین میں دباتا چلا جائے۔ تو اس مال میں اور اینٹ اور پتھر میں کچھ فرق نہیں۔ مشہور مصرع ہے کہ:۔

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

(۴) چہارم:۔ اپنی جان اور جسم سے انسان اگر محبت کرتا ہے۔ تو وہ بھی اس لئے کہ جسم اور جان انسان کے لئے فائدہ کا ذریعہ ہیں۔ جان اور جسم فی نفسہٖ انسان کا مقصود اور مطلوب نہیں۔ چنانچہ بہت سے مذہب سے بیگانہ لوگ جب بیماری سے تنگ آ جاتے ہیں۔ یا انہیں کوئی سخت غم لاحق ہو جاتا ہے۔ اور انہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارا یہ دُکھ دور نہیں ہوگا۔ تو خودکشی کر لیتے ہیں۔ یعنی دکھ سے نجات پانے کو جان اور جسم پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور جو مذہبی لوگ ہیں وہ اس خیال سے خودکشی نہیں کرتے۔ کہ خودکشی کے نتیجہ میں آخرت میں اس سے بھی زیادہ دکھ ہوگا۔ غرض دونوں گروہوں کا مقصود دکھ سے بچنا اور آرام حاصل کرنا ہے۔ ایسا شخص دنیا میں کوئی نہیں۔ جو جسم اور جان کو دکھ پر ترجیح دیتا ہو۔ البتہ بڑے دکھ سے بچنے کے لئے انسان چھوٹے دکھ کو برداشت کر لیتا ہے۔ غرض اصل مقصود انسان کا فائدہ ہے۔ جان اور جسم اصل مقصود نہیں۔ یاد رہے کہ فائدہ سے مراد جسمانی دکھ سے نجات اور جسمانی لذات کا حاصل کرنا ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے۔ وہ انہی دو باتوں کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ یہاں تک چار محبتوں کا ذکر کیا گیا۔ اور ان چاروں مثالوں سے یہی ثابت ہے۔ کہ محبت فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ بے غرض اور بے فائدہ نہیں ہوتی۔

(۵) پنجم: ماں کی محبت بچے سے۔ واضح ہو کہ جو تعلق ماں سے بچہ کو ہوتا ہے۔ اس کے سمجھنے میں اکثر لوگوں سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ ماں کا تعلق بچہ سے محبت کا نہیں ہوتا بلکہ رحم و شفقت اور ربوبیت کا ہوتا ہے۔ ثبوت ذیل میں لکھا جاتا ہے:۔

یاد رہے کہ دنیا میں صرف دو قسم کی محبت پائی جاتی ہے۔ تیسری قسم کی اور کوئی محبت نہیں پائی جاتی۔ پہلی قسم محبت کی وہ ہے۔ جو دوسرے سے فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا نام استفادی محبت ہے۔ دوسری قسم محبت کی وہ ہے۔ جو دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی ہوتی ہے۔ اس کا نام افادی محبت ہے۔ یہ دوسری قسم کی محبت بے غرض ہوتی ہے۔ کیونکہ دراصل یہ رحم و شفقت ہے۔ جو تندرست کو بیمار پر۔ یا طاقتور کو کمزور پر۔ یا مالدار کو مفلس پر ہوتی ہے۔ یہ رحم و شفقت ذریعہ آبادی دنیا ہے۔ یہ بات انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ جب کسی کو حاجتمند دیکھتا ہے۔ تو اس کا رحم جوش مارتا ہے۔ اور اسکی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی گلی میں کوئی بیمار شخص پڑا ہوا ہو۔ اور درد کی وجہ سے سخت کراہ رہا ہو۔ اور اکیلا ہو اور ہل نہ سکتا ہو۔ تو پاس سے گزرنے والا شخص خاموشی سے اور بے پروائی سے اس کے پاس سے گذر نہیں جائیگا۔ بلکہ ٹھہر جائے گا۔ دوسرا گذرنے والا اور تیسرا گذرنے والا بھی ٹھہر جائے گا۔ یہاں تک کہ جمع ہونے والے جبتک اسے ٹھکانے پر نہیں پہنچا دیں گے۔ انہیں چین نہیں آئیگا۔ یہی دوسری قسم کی محبت جس کا نام افادی محبت ہے۔ اور جو دراصل رحم و شفقت ہے۔ ماں کو بچے سے ہوتی ہے۔ ماں جب اپنے نوپیدا بچے کو دیکھتی ہے۔ کہ یہ بے دست و پا ہے۔ یعنی اپنے دکھ سکھ کے لئے خود کچھ نہیں کر سکتا۔ اور بھوک وغیرہ تکلیف کی وجہ سے چلاتا ہے۔ تو اس کا رحم جوش مارتا ہے۔ اس لئے فوراً اسے دودھ پلاتی ہے۔ اور ہر طرح کی اسکی خبرگیری کرتی ہے۔ کیونکہ جانتی ہے کہ میرے سوا اس کا اور کوئی خبرگیراں نہیں۔ غرض ماں کو بچے سے افادی محبت ہوتی ہے۔ استفادی ہرگز نہیں ہوتی۔ مائیں بچے کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے نہیں پالتیں۔ دلیل یہ ہے۔ کہ انہیں اس بات کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا جانے بچہ زندہ رہے گا یا نہ رہے گا۔ اور بڑا ہوکر ہمیں فائدہ پہنچائیگا یا نہ پہنچائے گا۔ غرض انہیں بچہ سے بے غرض تعلق ہوتا ہے۔ اور محض جذبۂ رحم و شفقت اور ربوبیت کے ماتحت ان کی پرورش کرتی ہیں۔ چنانچہ جانوروں کو تو اتنی سمجھ بھی نہیں ہوتی۔ اور انہیں ہرگز یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارا بچہ بڑا ہوکر ہمیں فائدہ پہنچائے گا۔ لیکن وہ بھی برابر اپنے بچوں کو پالتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ بچوں سے ان کا تعلق فائدہ حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ اسی لئے کبوتر کے بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ماں باپ انہیں پر مار مار کر گھر سے نکال دیتے ہیں۔ کہ جاؤ چرو چگو۔ اب اپنا پیٹ پالو۔ اور خود اور انڈے بچے دینے کی تیاری کرتے ہیں۔ غرض جو تعلق ماں کو بچے سے ہوتا ہے۔ وہ محبت کا نہیں ہوتا۔ بلکہ رحم و شفقت اور ربوبیت کا ہوتا ہے۔ اور جو تعلق بچے کو ماں سے ہوتا ہے۔ وہ محبت کا ہوتا ہے۔ کیونکہ بچہ ماں سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ ماں پر رحم و شفقت نہیں کرتا۔

(باقی)

جماعتوں کیلئے ایک ضروری اعلان

گذشتہ انقلاب کی وجہ سے سلسلہ کے انتظامات جو قادیان میں جاری تھے۔ کم و بیش کافی حد تک متاثر ہوئے اور ایک عرصہ تک کام بند رہا۔ ان انتظامات میں سے شعبہ رشتہ و ناطہ بھی ہے۔ جس کا کام بالکل بند ہو گیا۔ بلکہ اسامی بھی تخفیف میں لائی گئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ میں ہمارے دفاتر قائم ہو گئے ہیں۔ یہ شعبہ بھی بحال کیا جائے گا۔ جس کے لئے میں نے صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائی ہے۔ امراء، صدران و سیکرٹریان امور عامہ سے خصوصاً التماس ہے۔ کہ وہ قابل شادی ذکور و اناث (یعنی لڑکے لڑکیاں) کی فہرستیں اپنی اپنی جماعت سے بھجوائیں۔ ان کی اس امداد کا ممنون ہوگا۔ (ناظر امور عامہ)

رمضان - گناہوں کی بخشش حاصل کرنیکا خاص مہینہ

(از عبدالحمید صاحب آصف)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ افسوس ہے اس شخص پر کہ رمضان کا مہینہ آئے اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ حضور کے ارشاد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کی بخشش کا مہینہ ہے گناہوں کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود گناہوں سے بچنے کا اقرار کرے اور اس کے ساتھ کوشش کرے۔ صرف گناہوں کی معافی کے لئے دعا مانگنا اور خود گناہوں سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ایک مذاق ہے۔ کیا دنیا کے کسی کام میں کبھی ہم نے ایسا کیا ہے؟ کیا ارادہ اور کوشش کے بغیر کوئی کام کبھی ہوا ہے؟ دعا تو اس لئے کی جاتی ہے کہ انسان کے کام میں اور اس کی کوشش میں اور اس کے ارادہ میں اللہ تعالےٰ برکت ڈالے اور برکت دے۔ تا انسان کا رشتہ خدا تعالےٰ سے مضبوط ہوتا چلا جائے اور بجائے اسباب پر نظر رکھنے کے اللہ تعالےٰ پر نظر رکھے۔ وہ یہ نہ کہے کہ یہ کام میری اپنی کوشش سے یا فلاں کی مدد سے ہوا ہے بلکہ وہ یہ کہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کے فضل سے ہوا ہے اور یہی وہ توکل کا مقام ہے جس پر کھڑا رہ کر انسان اپنے خدا تعالےٰ کے قرب میں رہ سکتا ہے۔ اس کے پیچھے کوئی ایسا مقام نہیں ہے کہ جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کر سکے۔ اور انسان کی روحانی کامیابی کا موجب ہو۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا کیا ہی پیارا قول ہے کہ ہر شخص اپنی صلیب خود اٹھائے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان خود ہی اپنے نفس کی اصلاح کر سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی دفعہ فرمایا ہے کہ میں تمہیں نفس کی اصلاح کے طریقے تو بتا سکتا ہوں۔ تمہارے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ نفس کی اصلاح کرنا تمہارا کام ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جو حضور نے بیان فرمائی ہے۔ دنیا میں ہی اس مثال کو لے لو کہ اگر ہم ربوہ سے لاہور جانا چاہیں اور ہمیں رستہ معلوم نہ ہو تو ہم کسی رہنما سے رستہ پوچھتے ہیں کہ لاہور کو کونسا رستہ جاتا ہے۔ وہ رہنما رستہ تو بتا دے گا۔ کیا ہم اس سے یہ کہیں گے کہ وہ ہمیں اٹھا کر لاہور پہنچا بھی دے۔ یہی حال روحانی مصلح کا ہوتا ہے کہ وہ اصلاح کے طریقے بتاتا ہے۔ خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔ مگر اصلاح کرنا یہ ہمارا کام ہے

یہ وہ نقطہ ہے جس طرف ہماری بہت کم توجہ ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ ہم نے ہی اپنے نفوس کی اصلاح کرنی ہے۔ کوئی شخص خواہ امام ہو۔ مصلح ہو۔ نبی ہو ہماری مدد نہیں کر سکتا ہے۔ ہم نے اپنا بوجھ آپ اٹھانا ہے۔ کوئی ہمارا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تو پھر ہمیں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔

مومن موقع شناس ہوتا ہے اور وہ کسی موقع کو جس سے وہ کوئی فائدہ اٹھا سکے ضائع نہیں جانے دیتا دنیا کے سب سے بڑے مصلح یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کے سپرد ساری دنیا کی اصلاح کا کام تھا وہ فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کی بخشش کا مہینہ ہے۔ اس لئے ہمیں فکر کرنی چاہیئے اور اس رمضان کو گذرنے نہیں دینا چاہیئے جب تک کہ ہماری بخشش نہ ہو جائے۔

لائق ڈاکٹر اور حکیم وہی ہوتا ہے جو بیماری کی تشخیص اچھی طرح کر سکتا ہے۔ ہم کو بھی اچھی طرح اپنے نفس کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے نفس کو کون کونسی بیماریاں ہیں۔ ان بیماریوں کے پیدا ہونے کی کونسی وجوہات ہیں اور وہ کس طرح دور ہو سکتی ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ نفس اپنی ذات میں پاکیزہ چیز ہے۔ ہم خود ہی بعد میں اس کو گندہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جو خدا تعالےٰ کی صفات کو۔ اس کے چہرہ کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیں قدرت نے عطا کیا ہے۔ مگر ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے اس آئینہ کو زنگ آلود کر دیتے ہیں۔

اے میرے دوستو! نفس ایک امانت ہے جو خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے ہمیں پاک نفس عطا کیا ہے اسی طرح ہم اسے پاک رکھیں۔ اور یہی ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے۔

جب رمضان کا مہینہ گناہوں کی بخشش کا مہینہ ہے تو ہمیں اپنی کمریں کس لینی چاہئیں اور ارادے پختہ کر لینے چاہئیں کہ ہم آئندہ گناہوں کے مرتکب ہونے سے بچنے کی کوشش کریں گے اور پھر اپنے گذشتہ گناہوں کو سامنے رکھ کر اظہار ندامت کرتے ہوئے اپنے غفور الرحیم خدا سے یہ دعا کرنا چاہیئے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو ہمارے گناہوں کو بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ رمضان تک ہم زندہ ہوں گے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس رمضان کو آخری رمضان سمجھیں اور اس میں پورے تبتل سے پوری دیانت سے خدا تعالےٰ کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور خود گناہوں سے بچیں اور بچنے کا اقرار کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی رو رو کر معافی مانگیں۔ اور جب دل گناہوں کے بوجھ سے ہلکا ہو جائے گا اور اطمینان کی زندگی کا دور شروع ہو جائے گا۔ تو یہی رمضان کا حقیقی مقصد ہے۔

ربوہ کیلئے بھینسیں وقف کرنیوالے احباب کی تیسری فہرست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ صاحب توفیق احباب ربوہ کے لئے دودھ دینے والی بھینسیں وقف کریں۔ اس تحریک پر مندرجہ ذیل احباب نے بھینسیں وقف کی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور ان کے ایمان اور مال میں برکت کے لئے دعا فرمائی ہے۔ دوستوں کو اس تحریک کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ربوہ میں رہنے والوں کے لئے دودھ کی تکلیف نہ ہو۔ نیز وقف شدہ بھینسوں کو جلد سے جلد ربوہ بھجوایا جائے۔ انچارج جمعیت ربوہ

نمبر شمار	نام وقف کنندہ	تعداد	کیفیت
۱	چوہدری فتح خانصاحب نمبردار چک ۸۸ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا	ایک بھینس شیردار	بذریعہ چوہدری عطاء اللہ صاحب ضلع
۲	چوہدری حاتم علی صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب چک ۸۸ "	ایک بھینس گابھن	
۳	چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۸۸ "	" "	"
۴	چوہدری فضل داد صاحب " ۸۱ "	۱/۳ حصہ ایک بھینس کا	"
۵	چوہدری سلطان احمد صاحب " " "	۱/۳ " "	"
۶	چوہدری محمد شریف صاحب " " "	۱/۳ " "	"
۷	مہر محمد الدین صاحب " ۸۲	۵۰/- روپیہ	"
۸	سردار بی بی صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب " "	۱۰/- "	"
۹	مہر امام الدین صاحب " "	۵۰/- "	"
۱۰	اہلیہ مہر امام الدین صاحب " "	۱۰/- "	"
۱۱	مہر غلام رسول صاحب " "	۱۵/-	"

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض حکم جو بادی النظر میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں اور ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کی عدم ادائیگی خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر ہے۔ جو کہ تمام مسلمان مرد عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت میں ہوں فرض ہے۔ بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس صدقہ کو خود نہ ادا کر سکتا ہو اس کی طرف اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اسکی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص پر ایک صاع اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع مقرر کیا ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو ہمارے حساب سے پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع ہی ادا کرنا افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تو الاعمال بالنیات کے ماتحت نیتوں کو دیکھتا ہے۔ پس ایک شخص اگر نصف صاع ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور اس کو ادا کرتا ہے وہ اس شخص سے غایت درجہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے جس کی حیثیت اس کو سالم صاع کی ادائیگی کا حکم دیتی تھی مگر اس نے نصف صاع ادا کیا۔

پس ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق نیک نیتی سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے تا وہ مستحق ثواب بن سکے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی دلوں پر نظر ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ چونکہ فلاں شخص نے پورا صاع ادا کیا ہے لہذا وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہے اور فلاں شخص نے نصف صاع ادا کیا ہے اس لئے وہ کم ثواب کا مستحق ہے۔ نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنی نیت اور اخلاص کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے۔ فرض تو عید میں بھی ادا ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس کو پہلے ادا کریں گے تو ان بیواؤں اور یتامیٰ کی جن کے لئے اس رقم سے طعام اور لباس بروقت مہیا کیا جا سکے گا۔ اور عید کے دن وہ فاقہ سے محفوظ رہیں گے۔ دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں گی۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ جہاں ہم روزے رکھ کر خدا تعالےٰ کی خوشنودی کو حاصل کر رہے ہیں وہاں یہ حکم جو کہ بظاہر چھوٹا اور معمولی معلوم ہوتا ہے ادا کر کے سعادت دارین حاصل کریں اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو تو تمام رقم یا مقامی غرباء پر خرچ کرنے کے بعد جو رقم بچ جائے وہ دفتر میں بھجوا دینی چاہیئے۔

نوٹ:۔ مختلف علاقوں کے غلہ کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک صاع کی قیمت ۱۲ آنے اور نصف صاع کی قیمت ۶ آنے مقرر کی جاتی ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

مسیح قادیان کا یہ باغ پُربہار کرے

(از ــــ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل شاہد مبلغ سیرالیون (افریقہ))

عجیب تر ہے حالِ اہلِ سرزمینِ سیرالیون
کہیں عبادتِ لحد کہیں پرستشِ شجر
کوئی ہے سر جھکائے چند ہڈیوں کے ڈھیر پر
کسی کو چند ساحرانہ کرتبوں پہ ناز ہے
کوئی مسیح ناصری کو ہے خدا بنا رہا
کسی کو علمِ رمل و جفر کی ہے دھن لگی ہوئی

ہوا و حرص و جہل نے کیا ہے سب کا سرنگوں
کہیں شریک لاشریک کا بنا لیا حجر
کوئی بدل کے بھیس اپنا پھر رہا ہے دربدر
کوئی شراب پی کے صبح و شام محوِ ساز ہے
اُسی کے نام پر ہے اپنا مال و زر لُٹا رہا
وہی ہے اس کا دین اور وہی معاشِ زندگی

یہ کالی کالی صورتیں یہ بھولی بھالی مورتیں
پلا شراب چشمۂ حیات اب انہیں بھی تو
ہماری کوششیں بھی کامیاب و کامگار کر
ہمیں بھی اپنے فضل سے تو کر عطا وہ قوتیں
الٰہی المدد! یہاں صلیبیوں کا زور ہے
اگر یہاں ہیں دشمنانِ دیں قوی تو کیا ہوا
کہ میں بھی ابنِ کاسرِ صلیب کا غلام ہوں

خدائے دوجہاں! اتری مدد سے احمدی بنیں
نکال ظلمتوں سے دے نجات اب انہیں بھی تو
مسیح قادیان کا یہ باغ پُربہار کر
کہ جن سے ہم ترے عدو کا تانا بانا توڑ دیں
اُنہیں کے دجل اور حیلہ سازیوں کا شور ہے
صلیب بھی گلے میں ہے اٹک رہی تو کیا ہوا
مثیلِ مہدیٔ زماں کی تیغ بے نیام ہوں

کہاں انہیں یہ تاب دیں جواب میرے وار کا
مقابلہ کرینگے کیا وہ تیغِ آبدار کا!

صنعتی و تجارتی اطلاعات!

مرکزی بائیلرس بورڈ نے قانون بابت بائیلرس کے ترمیم شدہ مسودہ کو منظور کر لیا ہے۔ پاکستان میں یہی ترمیم شدہ بائیلرس کے قوانین نافذ ہیں سب پر ان کی قطعی پابندی لازمی ہے۔

وزارت تجارت نے ایک نئی اصطلاح "جنرل الیکٹرک سروس لیمپ" (معمولی بلب) وضع کی ہے۔ اس اصطلاح کی تعریف میں فلوریسنٹ ڈسچارج لیمپ اور سوڈیم لیمپ شامل نہیں ہیں۔ اور خاص طور سے اس تعریف کے دائرہ سے وہ تمام بلب خارج ہیں۔ جو کسی خاص مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۹۴۹ء کے موسم خزاں کا میلہ لیپزگ میں ۲۸ اگست سے ۴ ستمبر تک ہوگا۔ پاکستان کے جو تاجر میلہ میں جانا چاہتے ہوں۔ وہ حکومت پاکستان کی وزارت تجارت و تعمیرات شعبۂ تجارت سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے ٹرنک کال کی جو رعایت یکم اپریل ۱۹۴۹ء میں دی تھی۔ اس رعایت مدت میں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء تک توسیع کر دی ہے۔

حکومت پاکستان نے ۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء سے کے۔ ایل۔ ایم پر پابندی ختم کر دی ہے

ہندوستان جانے والا ایسا سامان جو پاکستان میں درآمد ہو چکا ہے۔ اور جس کی قیمت کی ادائیگی نیز جہاز پر لدائی ۳۱ دسمبر ۱۹۴۷ء سے قبل عمل میں آ چکی ہے۔ اس طریقے سے برآمد کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے متعلق کام دعوے درآمدوں اور برآمدوں کے چیف کنٹرولر کراچی یا ڈپٹی چیف کنٹرولر کے دفتر واقع چٹاگانگ میں رجسٹر کرائے جائیں۔ اور دعووں کے ساتھ کاغذات ثبوت پیش کرنے چاہئیں اور ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء سے قبل یہ دعوے رجسٹرڈ کروا لئے جائیں:۔

چندہ حفاظت مرکز کی اہمیت

دنیا میں انبیاء علیہم السلام دو قسم کی چیزیں پیش کرتے ہیں۔ جن کی عزت و احترام ضروری ہے۔ اور جن کے عزت و احترام سے مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنا ہوتا ہے۔ ان دونوں چیزوں میں سے ایک تو وہ صداقتیں ہوتی ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ اور جن کا پھیلانا اصل مقصود ہوتا ہے۔ مگر دوسری قسم کی چیزیں ظاہری ہوتی ہیں۔ جن کی عزت انبیاء علیہم السلام کے وجود سے لازمی ٹھہرتی ہے۔ مثلاً وہ جگہیں ہوتی ہیں۔ جن میں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ان جگہوں کو مقدس اور پاک قرار دیا جاتا ہے۔ اور ان کے ماننے والوں کے لئے ان جگہوں کی عزت کرنا ضروری اور ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اصل مقصد یہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل مقصود ان سچائیوں اور صداقتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اپنے ساتھ لاتے ہیں مگر لیاقت [illegible] ظاہر کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اور ظاہر کا ترک کرنا دشمن کے اعتراض کا باعث ہوتا ہے۔ مثلاً مسلمان تارک نماز ہو جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل چھوڑ دیں۔ حج اور زکوٰۃ وغیرہ سے روگردانی اختیار کریں ــــ ۔۔۔۔ تو کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ کوئی اس کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ مگر خدانخواستہ اگر کوئی مسلمان مکہ کی بے حرمتی کر بیٹھے۔ تو تمام لوگ شور مچانے لگ جائیں گے۔ اور ہر ایک اس فعل کو بری نگاہ سے دیکھے گا اور مسلمانوں کے دل اس سے بیٹھنے لگ جائیں گے۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ تو دراصل اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دشمن کو توحید تو نظر نہیں آتی۔ قرآن کی خوبیاں تو اسے نظر نہیں آتیں۔ البتہ ظاہر پر ضرور نظر رکھتا ہے۔ جس میں اگر ذرا سا نقص اور کمی واقع ہو جائے۔ تو شور مچانے لگ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بات ظاہر ہے۔ کہ دونوں قسم کی عزت لازمی اور ضروری ہے۔ پس جہاں اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائی ہوئی صداقتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرے وہاں اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ قادیان جو کہ جماعت احمدیہ کا مقدس مقام ہے۔ اور جس کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اس زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے کا احترام کرے۔

اب سوال یہ ہے کہ قادیان سے باہر آکر قادیان کی عزت کس طرح کر سکتے ہیں۔ تو اس کا جواب صاف اور ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ جو قادیان میں اس کی حفاظت کی خاطر محض للہ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر اور عزیز و اقارب سے علیحدہ ہو کر مقیم ہیں۔ ان کے لئے اپنے اموال کو زیادہ سے زیادہ صرف کریں۔ یہی ہماری حفاظت مرکز ہو گی۔ کیونکہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے مقدس مقام کی حفاظت کی خاطر اپنی جانوں کو وقف کر دیا۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اموال سے مرکز کی حفاظت کریں۔ ہم بڑوں کو خدا تعالیٰ نے وہ وقت عطا فرمایا ہے کہ جس وقت کی انتظار میں ہزاروں دومیں چل بسیں اور ہزاروں دل جو اس بات کے خواہشمند تھے اس کو حاصل کریں اس کو حاصل کرنے سے قاصر رہے۔ اگر ہم چاہیں تو اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھا کر دونوں جہاں کی فلاح و بہبودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر چاہیں تو ذرا سی سستی اور غفلت سے اس قیمتی وقت کو ضائع کر سکتے ہیں۔ اگر ہم نے اس قیمتی وقت کو ضائع کر دیا۔ تو خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی قصور نہ ہو گا۔ کیونکہ اس نے بہرحال ہمیں ہر قسم کی قربانی کے مواقع بہم پہنچا دیئے ہیں۔ آگے یہ ہمارا فرض تھا۔ کہ اس سے فائدہ حاصل کرتے یا نہ کرتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے اموال کو حفاظت مرکز کی خاطر خرچ کرنے سے دریغ نہ کرے۔ بلکہ دل کھول کر مرکز کی حفاظت کا فرض ادا کرے [illegible] اس کی حفاظت کرے اور اس کا نام بھی آسمان پر حفاظت مرکز والوں کی فہرست میں لکھا جائے۔

(نظارت بیت المال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۴۸۸ :- میں عبد الرحیم نو مسلم عمر ۳۲ سال سکنہ یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ جائداد منقولہ ہے۔ البتہ میری ماہوار تنخواہ ۳۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اضافہ آمد ہوئی۔ تو اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ نقد لوگوں نے میرا دینا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں وصیت کی مد میں ادا کروں وہ رقم میری وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد :- عبد الرحیم نو مسلم گواہ شد: محمد اسمٰعیل وکیل و سکوئیر عامل گواہ شد :- فیض احمد احمدی

وصیت ۱۱۴۸۹ :- میں حبیب بی بی زوجہ عبد الحمید صاحب عمر ۲۴ سال یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ البتہ حق مہر ۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ نہ میری ماہوار آمدنی ہے نہ آمد ہے۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی جو رقم میں ادا کروں گی وہ میری رقم وصیت سے منہا کی جائے گی۔ العبد :- نشان انگوٹھا حبیب بی بی زوجہ عبد الحمید صاحب گلبرگہ۔ گواہ شد :- مولوی محمد اسمٰعیل وکیل ہائیکورٹ سیکرٹری مال یادگیر۔ گواہ شد :- عبد الحمید احمدی شوہر موصیہ

وصیت ۱۱۴۹۰ :- میں فقیر محمد ولد محمد سلطان صاحب عمر ۶۳ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بصورت مکان محلہ مسلم پورہ قیمتی ۱۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ جس میں میرا نصف بقدر ۵۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ جائداد منقولہ بصورت اثاثۃ البیت نقدی زیورات ۱۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس طرح جملہ جائداد ۲۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۔۔۔ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں صدر انجمن میں جمع کرادونگا وہ میری رقم وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ المرقوم :- فقیر محمد۔ گواہ شد: محمد عبد الحی امیر جماعت۔ گواہ شد :- محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ سیکرٹری مال۔

وصیت ۱۱۴۹۱ :- میں امۃ البشیر بیگم بنت سیٹھ عبد الحی عمر ۱۸ سال سکنہ یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں البتہ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ :- امۃ البشیر بیگم۔ گواہ شد :- محمد اسمٰعیل غوری مولوی فاضل

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی علالت چند روز سے سخت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ از حد پریشانی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ دِل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ میاں میری اکلوتی ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ میاں ان پر بھی رحم فرما کر ان کی پیاری اُمی جان کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اللھم آمین

(خاکسار غلام محمد شاکر)

۲ :- میری طبیعت و عرصہ چھ سات سال سے نزلہ کھانسی سے مسلسل علیل چلی آتی ہے۔ ہر قسم کے علاج معالجہ کے باوجود کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ بعض اوقات بیماری بہت شدت اختیار کر جاتی ہے۔ جس سے تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں :-

زہرہ اہلیہ عبد الرحمٰن ایم۔ اے مصری شاہ لاہور

باجلاس ملک محمد حیدر خان صاحب افسر مال ضلع گوجرانوالہ

اللہ دتہ ولد مولا داد قوم جٹ ساکن مذکور تحصیل وزیر آباد - سائل

بنام

کہیرمل۔ بیلی رام۔ میلا رام پسران سندر داس۔ تارا سنگھ۔ منشی رام پوری ڈینی چند قوم اروڑہ ساکن کولار تحصیل وزیر آباد

دعویٰ فک رہن اراضی واقع کولار

مقدمہ بالا میں کہیرمل وغیرہ فریق دوم بلا پتہ ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا کہیرمل وغیرہ فریق ثانی کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپ برائے پیروی مقدمہ ہمارے اجلاس میں مورخہ ۶/۸/۴۹ حاضر عدالت آویں۔ بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج ۲۱ جون ۴۹ء کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔ ۲۱/۶/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج درجہ اول۔ لاہور

دعویٰ دیوانی ۱۴۳ ۱۹۴۹ء

میسرز امذرا پوری پکچرز لمیٹڈ لاہور بذریعہ سید برکت علی شاہ ولد سید مہتاب شاہ سکنہ شاہ ابو المعانی روڈ۔ لاہور مختار عام فرم مذکور مدعی

بنام

میسرز تاج محل ٹاکیز ملتان - مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے ۔/۱۰۰۰ روپیہ۔ میسرز تاج محل ٹاکیز ملتان بذریعہ ماسٹر نظیم بخش مینجنگ پروپرائیٹر ملتان - مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں حسب درخواست مدعی معہ بیان حلفی عدالت ہذا کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور پر معمولی طریقہ سے تعمیل ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۹۴۹ء کو مقام لاہور اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی آج بتاریخ ۱۴ ماہ جولائی ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم :-

مہر عدالت

ٹنڈر نوٹس

حکومت مغربی پنجاب نے سابقہ لاہور گرین سنڈیکیٹ لمیٹڈ لاہور ۱۹۴۷-۴۸ء کے جو کے سٹاک جو کہ مندرجہ ذیل مقامات پر موجود ہیں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سر بمہر ٹینڈر ڈائریکٹر فوڈ پرچیز مغربی پنجاب لاہور کے پاس ۳۰ جولائی ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں :-

مقام	چھٹانک	سیر	من
۱- شاہدرہ فلور ملز شاہدرہ	۱۴	۳۱	۹۰۷
۲- مسلم بھوگ ملز	۰	۳۳	۴۶۳۷
۳- باوامی باغ ملز	۱۴	۲۳	۳۱۳۸
۴- میر ملز	۳	۳	۱۶۱۶

ان سٹاکس کا مشاہدہ صبح ۸ سے ۱ بجے تک کیا جا سکتا ہے منتخب شدہ خریدار کو ساری قیمت ادا کر کے سٹاکس کو ایک ہفتہ کے اندر اندر اٹھانا ہوگا۔ یہ ٹینڈر تمام یا تھوڑی مقدار کے لئے دیئے جا سکتے ہیں :-

الیس عالمگیر
ڈائریکٹر فوڈ پرچیز مغربی پنجاب

مانچسٹر کے ایک پروفیسر نے مشینی دماغ بنا لیا

نئی ایجادات میں ایک محیر العقول چیز

لنڈن ۲۱ جولائی - برطانوی مقالہ نگار مسٹر مائیکل گرانٹ لکھتے ہیں کہ میکانکی یا الیکٹرانک دماغ کی تشکیل پچاس برس میں ہو گئی ہے - اس کی ابتداء اس وقت ہوئی جب پچاس سال پہلے برطانوی سائنسدان سر جوزف جان تھامسن نے الیکٹرونوں کے طریقے پر اپنی اختراع پیش کر کے براڈ کاسٹنگ ٹیلی ویژن اور دوسری عجیب و غریب چیزوں کو ممکن بنا دیا۔ اب مانچسٹر یونیورسٹی کے پروفیسر الیف سی ولیمز نے اسی اختراع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میکانکی دماغ تیار کر دیا ہے - جو نئی ایجادات میں بلاشک و شبہ ایک محیر العقول چیز ہے - تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ مشین ترقی کی ایسی منزل پر پہنچ گئی ہے کہ جن مسائل کو انسان کاغذ پر عملی انداز میں حل نہیں کر سکتا وہ مشین حل کر سکتی ہے - حال ہی میں مانچسٹر کے مشینی دماغ نے ایک ایسا مسئلہ حل کر دیا ہے جو سترھویں صدی سے اب تک سائنسدانوں کی کئی نسلوں سے حل ہونے میں نہیں آتا تھا - تین سال پہلے ارل ماؤنٹ بیٹن نے ایک دوسرے مشینی دماغ کی ایجاد کا اعلان کیا تھا - اس میں اسی ہزار والو اور پانچ ہزار سوئچ تھے - اس میں بے پناہ مقدار میں بجلی صرف ہوتی تھی اور ریاضی کے کئی سوالات حل کر سکتا تھا - نئے دماغ میں کتنے والو اور سوئچ ہیں اس کا انکشاف ابھی تک نہیں ہوا - زیادہ سے زیادہ یہی معلوم ہوا ہے کہ اس دماغ اور انسانی دماغ کی ساخت میں گہرا تعلق ہے اور معلومات کے ذخیرہ رکھنے کے طریقے ہیں یہ دوسرے میکانکی دماغوں سے مختلف ہے -

نئے دماغ کی شکل و صورت بظاہر ایسی نہیں کہ کوئی اس سے متاثر ہو جائے - یہ تاروں - والووں اور ٹیوبوں پر مشتمل بجلی کا ایک آلہ نظر آتا ہے جب اسے چلایا جاتا ہے تو یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ مشین میں معلومات موجود ہیں - ایک شعاع میں نقطے سے پیدا ہو جاتے ہیں -

پاکستان اور افغانستان کے درمیان جلد مفاہمت کی امید ہے

افغانی سفیر مقیم لنڈن کا بیان

لنڈن ۲۱ جولائی - ڈیج اسٹار کے ایک نامہ نگار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے لنڈن میں افغانی سفیر ہز ایکسی لینسی سردار فیض محمد زکریا خاں نے یہ بیان دیا - میں اگلے ہفتہ کابل جا رہا ہوں - میری حکومت نے مجھے صلاح و مشورے کے لئے بلایا ہے " تقریباً دو گھنٹے تک افغانی سفیر نے قبائلیوں کی حیثیت پر افغانستان اور پاکستان کے اختلافات کا ذکر کیا اور کہا حکومت کابل اپنے مطالبے سے ذرا بھی پیچھے نہ ہٹے گی - مگر مجھے امید ہے کہ کابل اور کراچی کے درمیان اختلافات جلد ہی سلجھ جائیں گے -

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمارا اب مذاکرات کے لئے ضروری ہے کہ پہلے یہ طے ہو جائے کہ قبائلی اپنی آزادی برقرار رکھیں گے -

افغانی سفیر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا " ہم دو قوموں کے درمیان یہ افسوسناک اختلافات ہیں میں ان سے بہت زیادہ پریشان ہوں لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری ہے - مجھے امید ہے کہ یہ اختلافات جلد دوستانہ طریقہ پر سلجھ جائیں گے

افغانی سفیر نے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا - " ظاہر ہے کہ میں نے دفتر خارجہ کو مطلع کر دیا ہے کہ میں کابل جا رہا ہوں اور میں نامزد برطانوی سفیر مسٹر اے - ای گارڈنر سے بھی مل چکا ہوں جو مشرقی امور کے ماہر ہیں اور فارسی خوب بولتے ہیں - جس طرح کہ ایک فارس کا رہنے والا بولتا ہے - ہم افغانی صرف انصاف کے طالب ہیں - ہم حق و انصاف پر یقین رکھتے ہیں - ہر شخص کے ساتھ انصاف ہونا چاہئیے - پھر کوئی جھگڑا ہی نہ ہوگا - اور دنیا میں امن قائم ہو جائے گا -

افغانی اس تنازعہ کو معاشی اسباب کی وجہ سے بھی ختم کرنا چاہتے ہیں - افغانستان کے وزیر تجارت جو امریکہ گئے تھے اور لنڈن آئے ہیں - ۲۳ جولائی کو کابل واپس جا رہے ہیں - اس تنازعہ کی وجہ سے معاشی مذاکرات معرض التواء میں پڑے ہوئے ہیں - دونوں طرف کی خیر سگالی سے معاملہ سلجھ سکتا ہے مسٹر ظفر اللہ کا ارادہ ہے کہ یہ معاملہ اقوام متحدہ کے سامنے جائیگا - (ا ستار)

لنکا میں پاکستانی باشندوں کی رجسٹری

کولمبو ۲۱ جولائی - لنکا میں ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کی رجسٹری کے کمشنر کے محکمہ کے اخراجات کے لئے لنکا کے سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء کے میزانیہ کے اندازوں میں دو لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے - لنکا کے شہریت کے قانون کے نفاذ کی وجہ سے اب اس محکمہ کو قائم کیا جا رہا ہے -

بجٹ میں دو لاکھ روپیہ کے خرچ کی تفصیل نہیں بتائی گئی - لیکن یہ بیان کیا گیا کہ یہ رقم محکمہ مذکور کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے ہے اس میں سے موجودہ مالی سال کے لئے تخمینہ میں صرف ۱۶۶۵۰ روپیہ رکھا گیا ہے -

امریکہ کا تحفہ عراق کو

بغداد ۲۱ جولائی - امریکہ کے عجائب خانہ نے عراق کے عجائب خانہ کو بہت سے آثار قدیمہ اور پرانی یادگاریں پیش کی ہیں - ان کے عنقریب ہی یہاں پہنچ جانے کی توقع ہے - ان میں بعض قدیمی مصری مجسمے بھی ہیں جو ابتدائی اہمیت کے حامل ہیں - ان کے بدلہ میں توقع ہے کہ عراقی عجائب گھر امریکی عجائب گھر کو کچھ تحفے روانہ کرے گا - (ا ستار)

مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیان فون کی مزید لائنیں

حج کی تیاری کے سلسلے میں حکام کی کانفرنس

مکہ معظمہ ۲۱ جولائی - طائف میں آنے والے حج کی بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں - حال ہی میں مختلف سرکاری محکموں کے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں بہتر طور پر آسانیاں دینے کے طریقوں پر غور کیا گیا - جو نئے انتظامات کئے گئے ہیں - ان سے امیر فیصل کی ذاتی خواہشات پوری ہو جائیں گی - حاجیوں کے استعمال کے لئے ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے محکمے نے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیان مزید آٹھ لائنیں لگا دی ہیں - جدہ کی گودی کو وسیع تر اور عمیق تر کر دیا گیا ہے اور آئندہ سے یہ جہاز حاجیوں کو لے کر آیا کریں گے - وہ گودی کے اندر ہی لنگر انداز ہو سکیں گے - (ا ستار)

ہندو اور سکھ عورتوں کی بازیابی کی مہم

لاہور - ۲۱ جولائی - شیخ صادق حسن صاحب چیرمین کمیٹی بازیافت خواتین نے مندرجہ ذیل سرکلر اضلاعی و شہری لیگوں کو بغرض تعمیل ارسال کیا ہے :- کمیٹی بازیافت اغواہ شدہ خواتین کے ایک اجلاس میں قرار پایا کہ پبلک سے عموماً اور مسلم لیگیوں سے خصوصاً اپیل کی جائے کہ اگرچہ مغربی پنجاب میں اغواہ شدہ عورتوں کی تعداد بہ نسبت ہندوستان بہت کم ہے تاہم یہاں جتنی ہندو اور سکھ عورتیں اسوقت موجود ہوں انہیں خود بحوالہ پولیس کر دیں اور اس معاملہ میں پبلک حکومت سے پورا تعاون کرے - اضلاعی و شہری لیگوں کے عہدیداران لیگوں کے اراکین سے اپیل کریں کہ وہ غیر مسلم عورتوں کی بازیابی میں سعی بلیغ کریں مس مردولا سارا بائی جو مشہور سوشل ورکر ہیں اور جنہوں نے عورتوں کو نکالنے میں کافی کام کیا ہے - وہ حال ہی میں شیخ صادق حسن صاحب سے ملیں اور اس ضمن میں تبادلہ خیالات کیا آپ دوبارہ دہلی سے بروز پیر لاہور تشریف لا رہی ہیں تاکہ عورتوں کی بازیابی میں پوری جدوجہد سے کام کیا جائے -

صرف جانیوالے غیر مسلموں کے عیسائی ملازموں کو اراضی ملیگی

لاہور ۲۱ جولائی ایک سرکاری اطلاع ہے - کہ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ کہ بعض اشخاص پر مشتمل ایک گروہ اس امر کی جھوٹی خبر پھیلانے میں مصروف ہے کہ ہر ایک عیسائی آنگری اور سیپی کو زمین کی الاٹمنٹ کا حق حاصل ہوگا اور اس بنا پر یہ گروہ متعلقہ اشخاص سے مشورہ دینے اور انہیں الاٹمنٹ کیلئے درخواستیں لکھنے کے عوض خاص رقوم وصول کر رہا ہے - اس قسم کی حرکات کے سدباب کی خاطر حکومت واضح کر دینا چاہتی ہے کہ صرف ان مسلمان اور عیسائی سیپیوں اور محنت کشوں کو مغربی پنجاب میں زمین پر آبادکاری کا حق پہنچتا ہے جو ان کے غیر مسلم ملازمین کے ترک وطن کیوجہ سے اپنا کاروبار کھو بیٹھے ہیں عیسائی کاشتکاروں کو جو اس شرط پر پورے نہیں اترے - انہیں الاٹمنٹ کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

ایک غلط خبر کی تردید

لاہور ۲۱ جولائی - محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۹ء کو ایک مقامی انگریزی اخبار میں شائع شدہ خبر بعنوان " زائد دودھ دینے والے علاقوں میں دودھ کی سپلائی " کے حوالہ میں ڈائریکٹر اینمل ہسبنڈری مغربی پنجاب کا بیان ہے کہ صوبہ میں کوئی ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نہیں - جیسا کہ مذکور خبر میں غلط طور پر بتایا گیا ہے - صوبہ میں دودھ کی جانچ پڑتال کا کام محکمہ اینمل ہسبنڈری کے ڈیری ڈویلپمنٹ افسر کی نگرانی میں ہو رہا ہے -

بادشاہی مسجد میں نماز کے لئے اجتماع

پچھلے سال کے حادثہ کو یاد رکھئے !

لاہور ۲۱ جولائی سرکاری اطلاع از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب مظہر ہے کہ اس سال جمعۃ الوداع اور عید الفطر کی تقاریب پر بادشاہی مسجد میں فریضہ نماز کی ادائیگی کے لئے اجتماع کے سلسلہ میں اہالیان لاہور کی توجہ چند امور کی طرف منعطف کرانی ضروری ہے ۱ جمعۃ الوداع کی نماز ٹھیک ۱ بجے بعد دوپہر شروع ہوگی اور عید الفطر کی آٹھ بجے صبح - ۲ - نماز صرف ایک بار پڑھی جائیگی - نماز کے بعد پہنچنے والے لوگوں کو مسجد میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیے - ۳ - نماز کے لئے آنے والے اشخاص کو پہلی صفوں میں بیٹھنا چاہئیے - ۴ - جب تک خطبہ ختم نہ ہو لوگوں کو مسجد سے جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیے - خطبہ کے اختتام پر باہر جانے والے دروازوں کی سمت انہیں قطاریں بنا کر کھڑا ہو جانا چاہئیے - قطاروں کے آگے والے لوگ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور راستہ روکنے کی قطعاً کوشش نہ کریں - انکے پیچھے والے لوگ انتہائی صبر و تحمل اور ضبط سے کام لیتے ہوئے آگے والوں کو دھکے دینے کی بجائے ان کے پیچھے پیچھے چلیں - اس طریقہ عمل کرنا بیحد ضروری ہے کیونکہ ایسے اجتماع میں افراتفری زیادہ تر اسوقت ہوتی ہے - جب لوگ ایک دوسرے کو کندھے مار اور دھکے دے کر راستہ بنانے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں - ۵ - مجمع میں لوگوں کو اپنے ہمراہ چھوٹے بچوں کو نہیں لانا چاہئیے - ۶ - کوئی شخص مجمع میں اشتہار پھینکنے کی کوشش نہ کرے - ایسی ناجائز حرکت کے مرتکب شخص کیخلاف قانونی چارہ جوئی کر کے سزا دلائی جائے گی -

اقوام متحدہ مہاجرین کی امداد کرتا ہے

بغداد ۲۱ جولائی - عراقی حکومت ایک یادداشت بھیج رہی ہے جس میں اقوام متحدہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ کئی مہینوں کے لئے عرب کی امداد کرتا رہے - یادداشت میں بتلایا جائیگا کہ عراق نے اقوام متحدہ کو اپنی حد سے زیادہ چندہ دیا ہے - (ا ستار)